سوال

وراس کا46ب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جمعہ کے دن دواذانیں کہنی جائزہیں یانہیں ؟ بعض کاخیال ہے کہ دواذانیں کہنے سے جمعہ باطل ہوجاتا ہے ۔ ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہ

ماراہ المسلون حسنا فہو عند اللہ حسن وماراہ المسلون قبیحا فہو عند اللہ قبیح »

یعنی جس شے کو مسلمان حسن دیکھیں وہ حسن ہے اور جس کو برا سمجھیں وہ بری ہے ۔

یہ حدیث پوری تفصیل کے ساتھ ہمارے رسالہ ردّبدعات صفحہ نمبر 47 میں درج ہے ۔ اس سے معلوم ہواکہ یہ صحابہ نے جس کام کواچھا سمجھا وہ اورخدا کے نزدیک بھی اچھا ہے ۔ اور پہلی اذان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جاری کی ہوئی ہے اوران کی حیات میں اور بعد میں اس پر عملدر آمد رہا ۔ اور فتح الباری :

دوسرا یہ کہ انکار مقصود نہ ہوبلکہ یہ مقصود ہوکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ تھی جیسے مروجہ طریق تراویح کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدعت کہا ہے حالانکہ شرعاًوہ سنت ہیں ۔

خلاھھایاکلالمسلمین بھنفائےکے ماتحت عثمانی اذان سنت ہے کیونکہ اس وقت قریباًسب شہروں میں جاری ہوگئی ہے ۔ الاماشاء اللہ ۔ اگرچہ ابتداء اس کی لوگوں کی کثرت کی وجہ سے تھی مگرسب شہروں میں اس کا پھیلنا دلالت کرتا ہے کہ آخر لوگوں کی کمی پیشی ضروری نہیں سمجھی گئی ۔ پس ثابت ہواکہ اب بھی یہ اذا

مولانا محمدجوناگڑھی نے اس اذان کو بدعت قرار دیتے ہوئے لکھا ہے : ۔

ں اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اور آپ کے بعد کے دوخلیفوں کے زمانے میں تواس دوسری اذان کا وجود ہی نہ تھا ۔ ہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایجاد ہوئی جووقت معلوم کرانے کے لیے زوراہیں بازار کی بلند جگہ کہلوائی جاتی تھی نہ کہ مسجد میں ۔ پس ہمارے زمانے میں مسجد میں جودواذانیں جمعہ کے لے

تعاقب

بدعت نہیں کہہ سکتا ۔ کیونکہ اذان سے مقصد اعلان ہے ۔ خصوصیت موضع کا ذکر خدا جانے شرع میں معتبر ہے یا نہیں ۔ خاص کرجو مواضع سے تعلق رکھتا ہے ۔ اس میں اپنے وطن کو واپسی کے وقت محصب وغیرہ کے نزول میں صحابہ کا اختلاف ہے تواذان وغیرہ.جس کو موضع سے تعلق نہیں کس طرح فیصلہ ہوسٔ

اگر کہا جائے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مسجد نبوی میں بہت لوگ ہو گئے تھے ۔ اس لیے دوسری اذان دلوائی تھی ۔ اب لوگ تھوڑے ہوں تو بھی دلواتے ہیں ۔ پس یہ بدعت ہوئی ۔

ب اس کا یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں عام شہروں میں جاری ہوگئی اوراس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے انکار نہیں کیا تو معلوم ہواکہ مدینہ میں اس کی ابتداء اگرچہ بہتات کے وقت ہوئی ہے مگرپھر یہ شرط نہیں رہی ۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ساتویں سال سنہ ہجری کے عمرۃ القضاء کے موٗ

وباللہ التوفیق

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الصلوۃ،اذان کا بیان، ج2ص105

محدث فتویٰ